مخدوم گرامی مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد سلیم چنیوٹی ہفت روزہ الاعتصام لاہور

22 دسمبر 2015ء ربیع الاول 1437ھ کی دس تاریخ کا دن مؤرخ اہل حدیث' باغ و بہار شخصیت مخدوم گرامی حضرت مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ کی وفات کا دن ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یقیناً دنیا میں آنا یہاں سے جانے کی تمہید ہے۔ سو ہمارے یہ بزرگ جنہوں نے ایک بھرپور زندگی پائی اور کم وبیش 92 برس اس جہان رنگ و بو میں گذارے۔

اکابرین اہل حدیث حضرت سید محمد داؤد غزنوی' شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی' شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور ممتاز دانشور مولانا محمد حنیف ندوی جیسے اساطین علم وقلم انکے دور کی یادگار ہستیاں تھیں۔ جن میں ان کے یہ شب و روز گزرے اور ان سے علم وفضل کی بہاریں دیکھتے رہے اور انہوں نے ان بزرگوں کے دور میں ہی لکھنے کا آغاز کیا اور الاعتصام جیسے جریدے کے ایڈیٹر رہے۔ ازاں بعد انہوں نے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کا رخ کیا۔ یہاں بھی بہت سا علمی و تحقیقی کام سرانجام دیا۔

راقم کی سب سے پہلی ملاقات 91ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور آفس میں ہوئی۔ الاعتصام کے نائب مدیر جناب علیم ناصری علیہ الرحمہ نے راقم کو ایک خط موصوف کو پہنچانے کا فرمایا تو ادارہ ثقافت میں آپ ایک میز سجائے اپنے قلمی امور انجام دینے میں مصروف تھے۔ انہیں لکھتا ہوا دیکھ کر میں کھڑا ہو گیا اور ان کی نگاہیں اٹھنے کا منتظر بھی......!

جب موصوف نے میری طرف دیکھا تو فرمانے لگے۔ جی آپ نے کن سے ملنا ہے اور کیسے تشریف لائے میں نے کہا۔ جناب ہفت روزہ الاعتصام کے دفتر سے آیا ہوں اور جناب علیم ناصری صاحب نے یہ خط جناب مولانا اسحٰق بھٹی صاحب کو دینے کے لیے بھیجا ہے۔ نیز فرمایا

آپ نے اسحٰق بھٹی کو دیکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا جی ابھی تک نہیں تو آپ کرسی سے اٹھے اور فرمایا' میں ہی اسحاق بھٹی ہوں اور اپنی میز کے دائیں طرف رکھی تین کرسیوں کی طرف اشارہ فرمایا کہ تشریف رکھیے۔

اس پہلی ملاقات میں ہی انہوں نے گرم گرم چائے اور بسکٹ سے تواضع فرمائی اور بڑی اچھی گفتگو بھی کی مولانا محمد اسحٰق بھٹی علیہ الرحمہ ایک باغ و بہار شخصیت تھے۔ اکثر اوقات لکھتے لکھاتے رہتے ہفت روزہ الاعتصام سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی انہوں نے ہمیشہ رابطہ رکھا اور اپنی تحریریں اکثر الاعتصام ہی کے لیے ارسال فرماتے رہے۔ دارالدعوۃ السّلفیہ کی ورکنگ باڈی (مجلس عاملہ) کے یہ نائب صدر بھی تھے۔

مخدوم گرامی کے راقم کے ساتھ بڑی محبت و شفقت کے سلوک رہے۔ علمائے کرام' اکابرین اور اہل حدیث کے بیشتر اصاغر کے حالات و واقعات بھی انہوں نے اپنے قلم سے تحریر فرمائے' کئی ایک علمائے کرام کی تاریخ وفات' تاریخ پیدائش اور ان کے بارے دیگر معلومات کے لیے راقم کو دفتر الاعتصام میں فون کرتے۔ چونکہ ان کی سماعت کچھ کمزور تھی۔ بعض دفعہ ٹیلی فون پر میں انہیں کچھ بتاتا اور انہیں سمجھ کچھ اور آتی تو اصل موضوع سے ہٹ کر دلچسپ باتیں بھی ہو جایا کرتیں بعد میں جب آمنا سامنا ہوتا تو دونوں بڑے محظوظ ہوا کرتے تھے۔

ان کے قلم کی روانی اور تصنیفی و تالیفی سرگرمیاں کبھی ماند نہ پڑتی تھیں۔ کچھ نہ کچھ لکھتے ہی رہتے تھے۔ مرحوم کی وفات کا سنا تو انکے گھر میں پہنچے انہیں غسل و کفن کی سعادت بھی نصیب ہوئی' راقم نے نوٹ کیا کہ ان کے داہنے ہاتھ کا انگوٹھا انگشت شہادت کے ساتھ اس طرح جڑا ہوا تھا کہ ایسے لگا کہ اب بھی کچھ لکھتے معلوم ہو رہے تھے۔ بعد از غسل مخدوم گرامی کا چہرہ کھل اٹھا' میں نے اپنی جیب سے کنگھی نکالی اور ان کے سر اور ریش مبارک کو کنگھی سے سنوارا۔

مرحوم کی میت کو فلاح انسانیت ایمبولینس میں لے کر ہم ناصر باغ لاہور پہنچے تو یہاں کثیر تعداد میں علمائے کرام' شیوخ الحدیث' طلبائے مدارس' دینیہ اور سماجی' کاروباری شخصیات موجود تھیں۔ جو انہیں اپنی دعاؤں سے نواز رہی تھیں۔

مخدوم گرامی مولانا بھٹی رحمہ اللہ نامور ادیب' مورخ تو تھے ہی لیکن اس کے ساتھ

ساتھ ایک ہنس مکھ اور مرنجاں مرنج طبع بھی تھے۔

یادداشت ان کی بڑی اچھی تھی برس ہا برس پرانے واقعات کو بڑی روانی سے بیان کرتے تھے۔ بڑے بڑے لوگوں سے انکی ملاقاتیں رہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد' سید عطاء اللہ شاہ بخاری' سید ابوالاعلیٰ مودودی' شورش کاشمیری' میاں طفیل محمد' میاں محمود علی قصوری' مولانا نصر اللہ خان عزیز' علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید' میاں فضل حق' مولانا محی الدین لکھوی' مولانا معین الدین لکھوی اور خاندان لکھویہ کے بزرگ حضرت مولانا محمد علی لکھوی مدفون مدینہ منورہ علیہم الرحمہ سے ان کی ملاقاتیں رہیں۔ حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب جو جماعت اہلحدیث کے عارف باللہ بزرگ ہیں۔ ان کے پاس بھی مخدوم گرامی کا آنا جانا رہا تھا۔ اور ان سے انہوں نے روحانی وظائف اور اوراد بھی حاصل کیے تھے۔ ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ حضرت عارف باللہ صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی سوانح و حالات پر انہوں نے جب کتاب کی تکمیل کی جیسے المکتبہ السّلفیہ نے شائع کیا۔ تو راقم ان کے دولت خانے پر (جسے حضرت مخدوم گرامی ہمیشہ "فقیر خانہ" فرمایا کرتے تھے) حاضر ہوا۔ میں نے کہا۔ حضرت آپ کے ہاتھوں حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کی سوانح پایہ تکمیل کو پہنچی ہے۔ صد مبارک باد' لیکن میں ایک غرض سے حاضر خدمت ہوا ہوں' کہ اب اس جہاں میں حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ جیسی پاک باز ہستی تو موجود نہیں جن سے دعا کرائی جا سکے۔ میں ایک دعا کے لیے آیا ہوں۔ میں نے ان کو گوش گذار کیا کہ اللہ کریم نے اڑھائی مرلے کا ایک پلاٹ عنایت فرمایا ہے۔ اب اس کے تعمیری مراحل درپیش ہیں اور حضرت صوفی صاحب کی کئی کرامات آپ نے کتاب میں ذکر فرمائی ہیں آپ کے ہاتھوں دعا کی درخواست کے لے حاضر ہوا ہوں کہ میرا مکان تعمیر ہو جائے میری طرف انہوں نے غور سے دیکھا اور مسکرائے اور فرمانے لگے۔

اچھا...... تم دعا کرانے آئے ہو کہ سلیم کا مکان بن جائے...... پھر کچھ دیر بعد بازو سے کپڑا اٹا نکنا شروع کیا اور فرمانے لگے میں اندر سے وضو کر کے آتا ہوں اور بعد میں تم بھی وضو کر لینا۔ انہوں نے وضو کے بعد میرے مکان کی تعمیر کے لئے بڑے خشوع وخضوع سے دعا فرمائی۔ پنجابی' اردو اور عربی الفاظ میں انہوں نے دعا کی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ ان شاء اللہ اللہ

کریم مکان بنادے گا۔

الحمد للہ کچھ ہی دنوں بعد مکان کے تعمیری اسباب مہیا ہونے لگے اور آبائی مکان جو چنیوٹ میں تھا کا حصہ بھی مل گیا۔ اللہ نے مخدوم گرامی کی دعا میرے حق میں قبول فرمالی۔ **اللھم اغفر له وارحمه**

مخدوم گرامی علیہ الرحمہ کثیر التصانیف تھے۔ انہوں نے کئی ایک بزرگوں اور دوستوں کے حالات بلاتفریق مسلک ومشرب تحریر فرمائے۔

جماعت اہل حدیث کے عظیم مناظر وعالم مولانا احمد الدین گکھڑویؒ پر انہوں نے بڑی تفصیلی کتاب تحریر فرمائی تو ان کے بارے سب سے پہلے میں نے ایک مضمون تحریر کیا اور بعد میں اس کتاب کا اشتہار الاعتصام میں شائع کرایا گیا۔ فضیلۃ الشیخ مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ نے اس کتاب کی اشاعت میں بڑی دلچسپی لی۔ یوں یہ کتاب دو دفعہ زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔ حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ پر بھی کتاب تحریر فرمائی۔ تو راقم نے ان کے لیے معلومات جمع کرنے میں بھرپور تعاون کیا۔ کئی جگہ میری معلومات اور میرا نام بھی حضرت نے تحریر فرمایا۔ یہ میرے لیے فخر کی بات ہے دارالدعوۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور کے بانی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ کے یہ اولین شاگردوں میں سے تھے۔ ادارے سے ان کی محبت تادم آخر رہی۔

16 دسمبر 2015ء کو ادارے کی میٹنگ میں تشریف لائے تو ان کی طبیعت مضمحل سی تھی۔ 20 دسمبر 2015ء کو طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو ان کے برادر اصغر جناب سعید احمد بھٹی نے انہیں میو ہسپتال میں داخل کرایا۔ یہاں پہلے تو افاقہ محسوس ہوا۔ مگر پیغام اجل یعنی وقت موعود آنے پر اپنے اللہ کے حضور پیش ہو گئے۔ خدا رحمت کند بندہ' پاک طینت را۔ مجلّہ ترجمان الحدیث فیصل آباد میں بزرگوں' کالم نگاروں اور کئی ایک نامور لوگوں کے مضامین کے جھرمٹ میں راقم نے بھی یہ چند سطور مخدوم گرامی پر ارسال کیں ہیں۔ دعا ہے اللہ کریم حضرت مخدوم گرامی کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کا معاملہ بہتر فرما کر جنت الفردوس عطا کرے آمین یارب العالمین۔